دولة الإمارات العربية المتحدة
الهيئة العامة للشؤون الإسلامية والأوقاف

الجمعة: ٥ صفر ١٤٤١هـ
الموافق: ٤/١٠/٢٠١٩م

عقل والے حضرات آسمان اور زمین کی تخلیق میں غور وفکر کرتے ہیں

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

(الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ* يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ)(١). وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ(تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا)(٢). وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ)(٣).

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تعالی فرماتی ہیں: ایک رات نبی کریم ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوئے پس آپ ﷺ پوری رات نماز

---

(١) سبأ : ١ – ٢.
(٢) الإسراء : ٤٤.
(٣) يونس : ٦.

میں مشغول رہے اور خشیتِ الٰہی سے برابر روتے رہے یہاں تک کہ حضرت بلال آپ ﷺ کو نمازِ فجر کی اطلاع دینے آگئے اُنہوں نے آپ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ آپ اتنا کیوں روتے ہیں جبکہ اللہ جَلّ جَلالُہ نے اگلے پچھلے تمام حالات میں آپ کو مغفرت کی بشارت دی ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ آيَةٌ، وَيْلٌ لِمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيهَا: (إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ)»[1]. کیا میں (اللہ کا) شکر گذار بندہ نہ بنوں؟ آج رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے افسوس ہے اس پر جو اس کی تلاوت کرے اور اس میں غور و فکر نہ کرے: آیت کا ترجمہ یہ ہے: بلا شبہ آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لیے دلائل ہیں، اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالی نے عقلِ سلیم والوں کو آسمان و زمین کی بناوٹ میں غور و فکر کی دعوت دی ہے اور ان کو بنانے والے خالق جَلّ جَلالُہ کی عمدہ کاریگری میں بغور دیکھنے کی ترغیب دی ہے اور عبرت حاصل کرنے کی تاکید کی ہے، اسی طرح ایک دوسری آیت میں اللہ جَلّ جَلالُہ کا ارشاد ہے: (أَوَلَمْ

---

(١) صحيح ابن حبان : ٢/٣٨٧، والآية من سورة آل عمران : ١٩٠.

يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ)[1]. اورکیا ان لوگوں نے آسمانوں اورزمین کی سلطنت میں غور وفکر نہیں کیا،آسمان اور زمین کی سلطنت میں غور وفکر کا مطلب ہے اللہ نے ان میں جو انوکھی اور نادر چیزیں پیدا کی ہیں اور اس کی قدرت اور حکمت پر جو روشن دلیلیں ہیں ان میں غور وفکر کرنا ہے[2].

آسمان کی تخلیق اوراللہ کی نشانیوں میں غور وفکر کرنے والو! جہاں تک اس کا سوال ہیکہ ہم آسمان کی بناوٹ میں کیوں غور وفکر کریں؟اس کا کیا فائدہ ہے؟تو جاننا چاہیے کہ بلاشبہ آسمانوں کی تخلیق میں عقل والوں کیلئے روشن دلائل ہیں اور سمجھداروں کے لیے حکمت بھری نشانیاں ہیں جو ربّ العالمین پر ان کے ایمان کو مضبوط کرتی ہیں اور مومنین کے دلوں میں ایمان و یقین کو پختہ کرتی ہیں اللہ تعالی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:(وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ)[3]. اوراسی طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا

---

(١) الأعراف : ١٨٥ .

(٢) تفسير القرطبي : (١٩١/٢).

(٣) الأنعام : ٧٥ .

نظارہ کراتے تھے تاکہ وہ کامل یقین کرنے والوں میں شامل ہوں، یقیناً اللہ رب العزت نے ان بندوں کی تعریف فرمائی ہے جو آسمان وزمین کی تخلیق میں غور وفکر کرتے ہیں پس ان کے دل میں اللہ کی عظمت زیادہ ہوجاتی ہے اور خوف وخشیت میں اضافہ ہوجاتا ہے اور وہ اللہ کی حمد وثنا کرنے لگتے ہیں اور اس طرح اس کی پاکی بیان کرنے لگتے ہیں: (رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ)(١). اے ہمارے رب! تو نے یہ سب کچھ بے مقصد نہیں پیدا کیا ہے، تیری ذات پاک ہے بلاشبہ رب ذوالجلال والاکرام نے آسمان وزمین کی تمام چیزوں کو ہمارے فائدے کیلئے پیدا کیا ہے اور ان کو ہماری زندگی کی ضرورت کیلئے بنایا ہے اس کا ارشاد ہے: (وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِنْهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ)(٢). اوراس نے آسمان وزمین کی تمام چیزوں کو اپنی طرف سے تمھارے لئے مسخر کردیا ہے یقیناً اس میں ایسے لوگوں کیلئے بڑی نشانیاں ہیں

---

(١) آل عمران : ١٩١ .
(٢) الجاثية : ١٣.

جو غور فکر کرتے رہتے ہیں، پس یہ بلند آسمان اہلِ زمین کیلئے ایک محفوظ چھت ہے جس کے نیچے لوگ زندگی گُذارتے ہیں اس کی برکات و خیرات سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور آسمان سے ان کی روزی نازل ہو تی ہے باری تعالی نے فرمایاہے: (وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ)[١]، اور آسمان ہی میں تمھارارزق بھی ہے اور وہ چیزیں بھی جن کا تم سے وعدہ کیا جارہاہے، آسمان ہی سے رحمت کی بارش ہوتی ہے جس سے زمین میں شادابی اور ہریالی پیدا ہوتی ہے اور لوگوں کی زندگی خوشگوار ہوجاتی ہے اللہ جَلَّ جَلالُہٗ کا ارشاد ہے: (وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ)[٢]. اور اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کیابلاشبہ اس میں ایسے لوگوں کیلئے بڑی نشانی ہے جو(باتوں کو غور سے) سنتے ہیں بارش کی بدولت وادیاں اور ندی نالے بہنے لگتے ہیں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: (أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

---

(١) الذاريات : ٢٢.
(٢) النحل : ٦٥.

فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَابِيًا)[1]. اللہ تعالی نے آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر وادیاں اپنی بساط کے مطابق بہنے لگیں پھر پانی کے ریلے نے پھولے ہوئے جھاگ کو اوپر اٹھا لیا، بارش کی بدولت زمین میں تازگی اور شادابی رونما ہوتی ہے کھیتیاں اُگتی اور لہلہاتی ہیں درختوں کی ہریالی اور ان کی قوت نمو میں اضافہ ہوتا ہے خیر وبرکت میں زیادتی ہوتی ہے اور زمین میں ہر طرف خوشی ومسرت پھیل جاتی ہے باری تعالی کا فرمان ہے: (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ)[2]. اللہ ہی وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعے تمھارے لئے رزق کے طور پر پھلوں کو پیدا کیا، الحاصل اللہ تعالی نے آسمان وزمین کو انسانوں کے فائدے کیلئے بنایا ہے اوران کی مخلوقات کو لوگوں کی ضرورت کیلئے پیدا کیا ہے آسمان و زمین کی نعمتوں کے بغیر لوگوں کیلئے زندگی گذارنا ناممکن ہے

---

(۱) الرعد : ۱۷.
(۲) إبراهيم : ۳۲.

اللہ کی نعمتوں پر شکر کرنے والو! آییے اس پر غور کریں کہ ہم کس انداز میں اور کس نوعیت سے آسمانوں کی تخلیق میں غور وفکر کریں؟ تو جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی نے آسمانوں کو بڑے منفرد انداز میں پیدا کیا ہے اور کسی سابقہ مثال کے بغیر بہت انوکھے طور پر بنایا ہے[1]. اللہ رب العزت نے اپنی عظیم الشان ذاتِ بابرکات کے بارے میں فرمایا:(بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ)[2]. وہ آسمانوں کا اور زمین کا موجد ہے اور ان کو اپنی قوت وحکمت سے بنایا ہے اس کا ارشاد ہے:(وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّالَمُوسِعُونَ)[3]. اور ہم نے آسمان کو قوت سے بنایا اور یقیناً ہم وسعت پیدا کرنے والے ہیں یعنی اللہ تعالی نے ان کو محض اپنی قدرت اور حکمت سے بنایا ہے اور ان کی مضبوطی کیلئے ان میں میخیں اور کیلیں نہیں لگائی ہیں اسی طرح ان کو بلا کسی سہارے کے بلند کیا ہے نہ تو اوپر سے کوئی چیز ان کو روکے ہوئے ہے اور نہ ہی نیچے سے کوئی ستون ان کو تھامے ہوئے ہے[4]. جیسا کہ خدائے عزّوجلّ نے فرمایا:(خَلَقَ السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا)[5]. اس نے آسمانوں کو بلا کسی ستون کے بنایا ہے کہ تم اُن کو دیکھ

---

(١) تفسير ابن كثير : (١/٣٩٨).
(٢) البقرة : ١١٧.
(٣) الذاريات : ٤٧.
(٤) تفسير ابن كثير: (٧/٤٢٤).
(٥) لقمان : ١٠ .

سکو،اس لیے آسمانوں کی مضبوط بناوٹ میں غور وفکر کرواور دیکھو کہ بلندی اور وسعت کے باوجود وہ کس طرح مستحکم ہیں اور ایک دوسرے سے مضبوطی کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھران سے عبرت حاصل کرو رب کائنات عزّوجلّ نے فرمایا:(أَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا* رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا)[1].کیا تمہیں پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمانوں کو؟اللہ نے اُنہیں بنایاان کی چھت بلند کی پھران کو ٹھیک کیا یعنی اس نے آسمان کو بلند اور وسیع بنایا اور اس کے تمام گوشوں کو ہموار کیا[2] اس کی شان بہت ہی عظیم ہے اس کا ہر کام عیب سے پاک ہے:(خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفَاوُتٍ)[3].اس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کیے تم اللہ کی صنعت میں کوئی خلل نہ دیکھو گے، یعنی اللہ نے آسمانوں کو اوپر تلے بنایاان میں کوئی بے ترتیبی کوئی بھدّا پن کوئی عیب اور کوئی خرابی نہیں ہے[4]اوران میں سیارے بنائے اورآسمان دنیاکی زینت کیلئے روشن ستارے سجائے اللہ تعالی کافرمان ہے:(وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجاً وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ)[5].اورہم نے آسمان میں بہت سے

---

(١) النازعات : ٢٧ - ٢٨.
(٢) تفسير ابن كثير : (٣١٦/٨).
(٣) الملك : ٣.
(٤) تفسير ابن كثير : (١٧٦/٨).
(٥) الحجر : ١٦ .

بُرج بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کیلئے اسکو زینت عطاکی ہے اور آسمان میں ایسی بہت سی نشانیاں اور علامات رکھی ہیں جنکے ذریعے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کیا جاتا ہے[1] اس کاارشاد ہے: (وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ)[2].

(اور راستوں کی پہچان کیلئے اس نے) بہت سی علامتیں بنائی ہیں اور ستاروں سے بھی لوگ راستہ معلوم کرتے ہیں اللہ تعالی نے آسمان میں بے شمار کہکشائیں اور بہت زیادہ ستارے بنائے ہیں جن کی صحیح تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے، کہکشاں ستاروں کے جُھرمُٹ کو کہتے ہیں ایک ماہرِ فلکیات کا کہنا ہے آسمان میں کہکشاؤں کی بہت بڑی تعداد ہے اور فقط ہماری اِس ایک کہکشاں میں سورج جتنے بڑے بڑے سَوا اَرَب ستارے ہیں[3] اس سے ستاروں کی کثرت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، یقیناً اللہ تعالی جَلّ جَلالُہ کی قدرت وقوت اور اس کی شان تخلیق ہمارے تصور سے بالا تر ہے اس نے بیشمار ستاروں کو مسخر فرمادیا ہے جو اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور بہت سے سیارے بنائے ہیں جو اپنے اپنے مدار میں چکر لگا رہے ہیں، اللہ تعالی ہی سب کی حفاظت کرنے والا ہے اسی نے آسمان کو گِرنے سے روک رکھا ہے: (وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا

---

(١) تفسير الطبري : (١٢٣/٢٣).
(٢) النحل : ١٦ .
(٣) موقع ناسا بالعربي Nasa In Arabic.

بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ)[1]. وہی آسمانوں کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے اِلا یہ کہ اسکا حکم ہوجائے بلاشبہ اللہ تعالی لوگوں پر بہت شفقت کرنے والا بہت رحمت کرنے والا ہے، یااللہ یاکریم ہم کواپنی نشانیوں میں اور عظیم الشان مخلوقات میں غور وفکر کی توفیق عطاکردے اوراپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے***

فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ).

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

(١) الحج : ٦٥ .

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ﴾[1]. وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! باری تعالی جَلَّ جَلَالُہٗ نے نبی رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن ﷺ سے فرمایا: ﴿قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾[2]۔ اے محبوب! آپ ان سے فرمایے کہ ذرا نظر دوڑاؤ کہ آسمانوں اور زمین میں کیا کیا چیزیں ہیں، اس آیت میں اللہ تعالی نے لوگوں کو آسمان میں غور وفکر کی دعوت دی ہے اور فضا اور خلا میں تحقیق ودریافت کی ترغیب دی ہے کیونکہ اس سے اپنے رب پر ایمان میں پختگی پیدا ہوتی ہے اور علوم وتجربات میں زیادتی ہوتی ہے ظاہر ہے جو شخص آسمان کی بلندیوں میں جانے کا ارادہ کرے گا اس کو پہلے علم ومعرفت میں ترقی حاصل کرنی ہوگی اور ایک خلاباز کو روشن عقل ودماغ کی ضرورت ہوگی متحدہ عرب اِمارات اور اس کی روشن تہذیب کے بانی شیخ زاید بن سلطان رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی شدید خواہش تھی کہ اس ملک میں ایسے

---

(١) الأنعام : ١

(٢) يونس : ١٠١.

افراد اور نوجوان پیدا ہوں جو خلابازی کا کارنامہ انجام دے سکیں اور ریسرچ و تحقیق اور سائنسی ترقی میں کوئی دشواری اور تکان ان کیلئے رکاوٹ نہ بن سکے وہ اپنے علم سے انسانیت کی خدمت کر سکیں اپنی تحقیقات سے لوگوں کو نفع پہونچا سکیں اور وطن کی وترقی اور نیکنامی میں اپنا کردار ادا کر سکیں الحمد للہ اَن تھک کوششوں اور مشترکہ تجربات کی بدولت امیدیں پوری ہوگئیں، اور مدبر قیادت کی بے پناہ توجہ اور مسلسل حوصلہ افزائی کے طفیل یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوگیا چنانچہ متحدہ عرب اِمارات کے سپوتوں میں سے پہلا خلاباز خلا میں جا چکا ہے جس نے خدائے عزّوجلّ کی کتاب اور اپنے ملک کا پرچم اٹھا رکھا تھا ایمان ویقین کو زادِ راہ بنا کر اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوئے اس نے یہ مہم شروع کی ہے اور ایک قابل فخر تقریب اور ناقابل فراموش کامیابیوں کے بیچ وہ اپنے خلائی سفر پر روانہ ہوا ہے پس اس ملک کے تمام سپوتوں تمام بیٹوں اور بیٹیوں پر ضروری ہیکہ وہ علم ومعرفت کی طلب میں بھرپور محنت کریں ان کے اندر اپنے وطن کی خدمت کا اور اپنے معاشرے کی تعمیر وترقی کا جذبہ ہو تاکہ وہ بھی مختلف میدانوں میں اسی طرح کی روشن کامیابیاں حاصل کر سکیں اور تاریخی کارنامہ انجام دے سکیں آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلَمِیْن ہمیں اور ہمارے بچوں کو علمِ نافع اور عملِ صالح کی توفیق عطا فرما اپنی مخلوقات میں غور وفکر کی اور ان سے عبرت حاصل کرنے

کی توفیق عطا فرما اور ہم کو اپنے فضل وکرم سے نوازدے*** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)(١).

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.** وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ.

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.